69849-پڑوسن کے بیٹے یا اپنے خاوند کی بیٹی کے خاوند کے ساتھ سفر کرنا

سوال

ایک عورت حج کی ادائیگی کے لیے جانا چاہتی ہے، حالانکہ وہ فرضی حج ادا کر چکی ہے، اس کے ساتھ اس کی گود میں پلنے والی بچی اور اس کا خاوند بھی جائیگا تو کیا یہ اس کے لیے محرم شمار ہوگا یا نہیں، اور کیا اس کے ساتھ سفر کرنا جائز ہے یا نہیں ؟

اس کے علاوہ ایک اور حالت اور صورت یہ ہے کہ ایک عورت اپنے بیٹے کے ساتھ حج کے لیے جانا چاہتی ہے اور اس کے ساتھ اس کی پڑوسن بھی جائیگی تو کیا ایسا کرنا جائز ہے، یہ علم میں رہے کہ پڑوسن اس کے بیٹے کے لیے محرم نہیں ہے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

عورت پر حج فرض ہونے کے لیے محرم کا ہونا شرط ہے جو اس کے لیے حج پر جائے کیونکہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"عورت محرم کے بغیر سفر نہ کرے، اور اگر اس کا کوئی محرم مرد پاس نہ ہو تو کوئی اجنبی مرد اس کے پاس مت آئے تو ایک شخص عرض کرنے لگا :

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم : میں فلاں جنگ اور غزوہ میں جانا چاہتا ہوں اور میری بیوی حج کرنا چاہتی ہے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : تم اس کے ساتھ حج پر جاؤ"

صحیح بخاری حدیث نمبر (1862) صحیح مسلم حدیث نمبر (1341).

بعض اہل علم نے فرضی حج کے لیے عورت کو اجازت دی ہے کہ قابل اعتماد عورتوں یا امن اور وثوق والے قافلہ کے ساتھ بغیر محرم سفر کر سکتی ہے، لیکن یہ قول مرجوح ہے راجح قول یہی ہے کہ اس کے لیے محرم کا ہونا ضروری ہے، چاہے حج فرضی ہو یا نفلی.

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (316) اور (47029) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

دوم :

شائد سائل کا یہاں پرورش میں پلنے والی بچی سے مراد مسئولہ عورت کے خاوند کی بیٹی کا خاوند ہے.

اس کا جواب یہ ہے کہ :

یہ خاوند اس عورت کا محرم نہیں، اس لیے اس کے ساتھ سفر کرنا جائز نہیں ہے.

اور درج ذیل آیت میں جو ربیبہ وارد ہے :

اور تمہاری پرورش میں موجود لڑکیاں جو تمہاری گود میں ہیں تمہاری ان بیویوں سے جن سے تم دخول کر چکے ہو النساء (23).

اس سے مراد آدمی کی بیوی کی وہ بیٹی ہے جو کسی اور خاوند سے ہو، اسے ربیبہ اس لیے کہا گیا ہے کہ وہ اس کی گود میں پرورش پا رہی ہے... اور فقہاء کرام اس پر متفق ہیں کہ ربیبہ اپنی ماہ کے خاوند پر حرام ہے جب مرد نے اس کی ماں سے دخول کر لیا ہو چاہے وہ ربیبہ اس کی گود میں پرورش نہ بھی کر رہی ہو"

دیکھیں : تفسیر القرطبی (101/5).

سوم :

عورت کے لیے اپنی پڑوسن کے ساتھ بغیر محرم سفر کرنا جائز نہیں، اور پڑوسن کا بیٹا اس کے لیے محرم نہیں ہے.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا :

کیا عورت کو حق حاصل ہے کہ اگر اس کے ساتھ خاندان کا کوئی مرد نہ جا سکتا ہو یا اس کا والد فوت شدہ ہو تو وہ قابل اعتماد اور بھروسہ والی ثقہ عورتوں کے ساتھ حج کے لیے چلی جائے ؟

کیا عورت کو حق حاصل ہے کہ وہ اپنی والدہ یا خالہ یا پھوپھی کے ساتھ یا کسی اور مرد کو بطور محرم اختیار کر کے فریضہ حج کے لیے جائے ؟

کمیٹی کا جواب تھا :

" صحیح یہی ہے کہ اس کے اپنے خاوند یا محرم مرد کے بغیر حج کا سفر کرنا جائز نہیں، اس لیے وہ قابل اعتماد عورتوں یا غیر محرم ثقہ مردوں یا اپنی پھوپھی یا خالہ یا والدہ کے ساتھ فریضہ حج کے لیے نہیں جا سکتی، بلکہ اس کے لیے اس کے ساتھ خاوند یا کوئی اور محرم مرد ہونا ضروری ہے.

اور اگر اس کو کوئی محرم مرد نہیں ملتا جو اس کے ساتھ حج پر جا سکے تو جب تک اس کی یہ حالت ہے اس پر حج فرض نہیں ہوتا، کیونکہ شرعی استطاعت کی شرط مفقود ہے، اور اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

اور اللہ کے لیے لوگوں بیت اللہ کا حج کرنا فرض کر دیا گیا ہے جو اس تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہے . انتہی

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (91/11).

واللہ اعلم.